عہد حاضر میں سرزمین مدھیہ پردیش کے غزل گو شعراء: ایک جائزہ

عصمت خاتون
ریسرچ اسکولر، شعبۂ اردو، پاٹلی پتر یونیورسٹی، پٹنہ

تلخیص: ملک ہندوستان کی مردم خیز سرزمین مدھیہ پردیش قدیم زمانے ہی سے علم وادب کا گہوارہ رہی۔ اس سرزمین کی خاک سے بے شمار اہل قلم، سیاست داں،، فنکار اور شاعر پیدا ہوئے جس کی ایک سنہری تاریخ قلمبند ہے۔ مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال کو تو شہر غزل کے نام سے جانا جاتا ہے کیوں کہ یہاں اردو غزل کی ایک شاندار روایت رہی ہے جہاں کئی معروف و مقبول شاعر نے جنم لیا۔ سرزمین مدھیہ پردیش کا شاید ہی ایسا کوئی خطہ ہو جہاں شاعر وادیب نے جنم نہ لیا ہو۔ یہاں کی مٹی اور فضا علمی وادبی شقافت کے لئے قدیم زمانے سے ہی سازگار رہی اور موجودہ عہد میں بھی اس شاندار روایت کی پاسداری ہمارے شعراء وادبا اپنے خونِ جگر سے کر رہے ہیں۔

کلیدی الفاظ: روایت، # شقافت # فنکار # خطہ # سازگار # پاسداری # گہوارہ # ضمیر # قومی یکجہتی # اقتداری # فرقہ پرستی # قربت

عہد حاضر میں سرزمین مدھیہ کے غزل گو شعراء کی ایک لمبی فہرست ہمارے سامنے موجود ہے جن میں چند نامور غزل گو شعراکا یہاں جائزہ لیتے ہوئے سب سے پہلا نام قمرؔ گوالیر صاحب کا آتا ہے جنہوں نے اپنی شاعری میں دورِ حاضر کے سیاسی وسماجی مسائی کو بروئے کار لایا ہے۔ دور حاضر میں ہندوستان کے اردو غزل گو شعراء میں جناب قمرؔ

گوالیر صاحب کا نام کافی نمایاں ہے۔آپ کا تعلق گوالیر (مدھیہ پردیش)سے ہے۔ موصوف کا مجموعہ کلام ”کشش“(۲۰۱۳ء)میں شائع ہوا نمونہ کلام

زندگی کیا ہے پوچھیے ان سے
لوگ جو حادثوں میں پلتے ہیں

بڑھتی جا رہی ہے روز مہنگائی
رنگ لائے گی آدمی کی بھوک

فرقہ پرستی ،نفرتیں اور مذہبی جنون
دنیا میں آ کے تم نے یہ دنیا کو کیا دیا

اس جگہ مفلوج رہتا ہے شعورِ زندگی
جس جگہ مزدوریاں سستی ہوں،مہنگائی بہت

حلف اُٹھا کے گواہوں نے جھوٹ بولا ہے
ہمارے حق میں صحیح فیصلہ نہیں ہوگا

یہ زندگی کا موڑ خطرناک ہے قمرؔ
جنگل کی آگ آگئی کھیتوں کے آس پاس

ملمع اوڑھے ہوئے مل نہ جائے تانبہ تمھیں
تم اصلی سونے کے گہنے چلے ہو بنوانے

تنگ دل ،تنگ نظر ہوں گے جہاں لوگ قمرؔ
کیا نظر آئے بھلا ایسے کسی گھر میں کشش

وقت کے بے گھر سداما کو ہے کانہا کی تلاش
ورنہ ملنے کو ملے ہر گام پر بھائی بہت

:حبیب انجمؔ دیتاوی:

اردو غزل کی دنیا کا ایک معروف و مقبول نام حبیب انجمؔ دیتاوی کا تعلق شہر بھوپال سے ہے۔ان دو شعری مجموعے پہلا ”ضمیر کی آواز“(۱۹۹۸ء)اور دوسرا”سوزِ دروں“(۲۰۰۷ء) شائع ہو چکے ہیں۔اچند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

جم گئے ہیں ہر طرف فرقہ پرستی کے قدم
سیکولر آئین کا لٹ کر رہا آخر بھرم

اقتداری بھوک اور موقع پرستی کے دھڑے
لوٹ کر ملکی معشیت اب اڑاتے ہیں مزے

جھوٹے وعدوں کا ملا ہے وو ٹروں کو یہ انعام
بڑھ کہ مہنگائی نے سبکا کر دیا جینا حرام

اقتداری بھوک کا چوبیس سمتی کارواں
کیا پتا لے جائے گا ملک و ملت کو کہاں

اُتل اجنبی:

ممتاز شاعر اُتل اجنبی کا تعلق گوالیر سے ہے۔ ان کا شعری مجموعہ ”بروقت“(۲۰۱۰ء) میں منظر عام پر آیا۔ نمونہ کلام

پکا نہ پوری طرح اور دھان ٹوٹ گیا
سیاستوں سے ہوا کی کسان ٹوٹ گیا

سب اپنے گھروں میں ہیں خوش بہت لیکن
بزرگوں والا خاندان ٹوٹ گیا

سفر ذرا سا تھا لیکن طویل ہوتا گیا
ہماری را ہ کا جب ایک نشان ٹوٹ گیا

وہ بند رکھتا ہے اس درجہ کھڑکیاں گھر کی
گھٹن ہواؤں کو محسوس ہونے لگتی ہے

امیر شہر سے قربت رکھو تو دھیان رہے
ندی چڑھی تو کنارے ڈبونے لگتی ہے

ثروت زیدی بھوپالی:

عہدِ حاضر کے نامور اردو غزل گو شعرا میں شروت زیدی بھوپالی بے حد معروف و مقبول ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۹۵۴ء میں شہر بھوپال میں ہوئی۔ موصوف نے بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی کی تعلیم حاصل کی اور ایڈوکیٹ کے پیشہ سے منسلک رہے۔ آپ اردو ادب کے ایک سچے خادم ہیں جو اردو ادب کی خدمت ہی نہیں اردو ادب سے محبت بھی کرتے ہیں۔ اکیسویں صدی کی دوسری دہائی میں آپ کے چار شعری مجموعے "رہنمائی کے لئے" (۲۰۱۱ء) "بندگی کے بعد بھی" (۲۰۱۱) "منزلوں کے پار" (۲۰۱۶ء) اور "کتابوں کا سفر" (۲۰۲۳ء) منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ان کی غزلیہ شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے عہدِ حاضر کے تمام مسائل کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے مسائل کو بھی بہت فنکارانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

ہر شخص کی آنکھوں میں ہے ایک کرب کا عالم
ہر شخص کے سینے میں کہیں آگ لگی ہے

چہرے پہ نمائش کت سوا کچھ بھی نہیں ہوتا
تم دل پہ رکھو ہاتھ یہیں آگ لگی ہ

یہ سیاسی دور بھی کیا خوب ہے اُلجھا ہوا
ہم سلجھتے جا رہے ہیں وقت کی تکرار سے

خاندانوں کو مٹا دے گی مقدمے بازیاں
گھر لپٹ کر رو دئے اپنے درو دیوار سے

بدگماں ہونے لگے مجھ سے میرے دوست بھی
کس سیاست سے مخالف آزماتے ہیں مجھے

مندر اور مسجد کے جھگڑے ختم کرو
اہل سیاست اشکوں میں گھر سب ڈوبے ہیں

شروتؔ شہرت طاقت پر نہ اِتراؤ
آج تلک فرعونی لشکرسب ڈوبے ہیں

لہروں میں ڈولتی ہیں مسافر کی منزلیں
ہیں دونوں سمت ناؤ کے مہمان گھاٹ پر

اپنی صدی کی کوئی کہانی لیے ہوئے
آئے ہیں بھانت بھانت کے انسان گھاٹ پر

بازار سے کیا کوئی شکایت کرے شروتؔ
گھر میں بھی تو اردو کے رسائل نہیں ہوتے

منہ تکا کرتے ہیں بازار میں بکنے کے لیے
زندگی اپنی ہے اردو کے رسالوں کی طرح

کس نے کہا کے لکھنا لکھانا محال ہے
ورثے کو اب سنبھال کے رکھنا محال ہے

ہر شخص کی آنکھوں میں ہے ایک کرب کا عالم
ہر شخص کے سینے میں کہیں آگ لگی ہے

چہرے پہ نمائش کت سوا کچھ بھی نہیں ہوتا
تم دل پہ رکھو ہاتھ یہیں آگ لگی ہ

یہ سیاسی دور بھی کیا خوب ہے اُلجھا ہوا
ہم سلجھتے جا رہے ہیں وقت کی تکرار سے

خاندانوں کو مٹا دے گی مقدمے بازیاں
گھر لپٹ کر رو دئے اپنے درو دیوار سے

بربادی کی لکیروں سے ہے تصویریں عیاں
آئینے پہچانتے ہیں آپ کو کردار سے

نئ صدی کا فسانہ ہے مختصر اتنا
پرانے دور میں دیکھا نہیں تھا سر اتنا

بدگماں ہونے لگے مجھ سے میرے دوست بھی
کس سیاست سے مخالف آزماتے ہیں مجھے

یہ بت حالات ہی انسان کو بے حس بناتے ہیں
وگرنہ پتھروں جیسا کسی کا دل نہیں ہوتا

اشوک مزاؔج بدر:

اکیسویں صدی کے ممتاز غزل گو شاعر اشوک مزاؔج بدر کا تعلق ساگر (مدھیہ پردیش) سے ہے۔ ان کی پیدائش ۲۳، جنوری ۱۹۵۷ء میں ہوئی۔ والد محترم کا نام گوپی ناتھ اور والدہ محترمہ کا نام سریو دیوی ہے۔ اشوک مزاؔج بدر کو شاعری کا ذوق وشوق طالب علمی کے زمانے ہی سے رہا۔ معروف شاعر بشیؔر بدر سے مشورہ سخن کیا۔ موصوف کے تین شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

۱۔ سمندروں کا مزاج (۱۹۹۵ء)

۲۔ غزل نامہ (۲۰۰۱ء)

۳۔ میں اشوک ہوں، میں مزاج ہوں (۲۰۱۷ء)

نمونہ کلام

یہ ہے اکیسویں صدی کی غزل
تنگ کپڑا کھُلا کھُلا ہے مزاج
اب غزل کا بدل رہا ہے مراج
لہجہ لہجہ نیا نیا ہے مزاج

ایک جیسے تو ہو نہیں سکتے
سب کا اپن اپنا ہے مزاج

اپنا برتاؤ خوشنما رکھنا
شخصیت کا ہی آئینہ ہے مزاج

میرؔ و غالبؔ کی ساری غزلوں کا
پھول سا دل موم سا ہے مزاج

ڈاکٹر پرمود لال یکتاؔ:

اکیسویں صدی کے مشہور اردو غزل گو شاعر پرمود لال یکتاؔ کا تعلق شہر بھوپال سے ہے۔ انہوں نے انگریزی زبان میں پی۔ ایچ۔ڈی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور اردو زبان و ادب سے رشتہ استوار رکھا۔ معروف شاعر سبودھ لال ساقی اور اشوکؔ صاحب ان کے بھائی ہیں۔ڈاکٹر پرمود لال یکتاؔ کو شاعری وراثت میں ملی تھی۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام ''یوں ہے'' (۲۰۱۶ء) میں شائع ہوا۔ نمونہ کلام

ہم پر بھی مشکلات کی چشم و کرم رہی
ہم نے بھی احترام کیا مشکلات کا

کفر و ایماں کے نگہباں نہیں جینے دیتے
آج کے انساں کو انساں نہیں جینے دیتے

زندگی ہے حسرتوں سے دل کو بہلانے کا نام
یعنی دانستہ فریبِ آرزو کھانے کا نام

ایسا کچھ ہو گیا ہے دنیائے ادب کا ماحول
ایک فنکار کو فنکار سے ڈر لگنے لگا

جدت بھی ضروری ہے سخن میں لیکن
احساس روایت فراموش نہ ہو

ان حسرتوں کی قبر میں سوئی ہوئی ہوں میں
جذبات کیسے نظم کروں اپنے شعر میں

کب سے اسی خیال میں ڈوبی ہوئی ہوں میں
دل تو آمادہ اظہار جنوں ہے یوں ہے

تنہائیوں کا کرب کبھی ہم سے پوچھئے
مدت سے ہم کلام ہیں، دیوار و در سے ہم

ڈاکٹر نفیس تقی:

اصل نام محمد نفیس خاں اور تخلص تقی ہے۔ تاریخِ پیدائش ۱/مارچ ۱۹۵۰ء اور جائے پیدائش سرونج، مدھیہ پردیش ہے۔ آپ کا پہلا مجموعہ کلام ''خوشبو کے پر کھلے'' (۲۰۱۳ء) میں شائع ہوا۔ نمونہ کلام:

کبھی آہوں کبھی اشکوں کی پذیرائی ہے
آپ کی بزم سے بہتر میری تنہائی ہے

چھین لی خوش فہمیوں نے ہم سے جب بینائی
بے حسی اس درجہ ہو تو آئینہ کیا دیکھنا

داغ دامن پہ نہیں نقش وفا رکھتے ہیں
ہم محبان وطن اجلی قبا رکھتے ہیں

ہمارے دور کے سانچے میں ڈھل سکو تو چلو
تم اپنے کھول سے باہر نکل چلو تو چلو

سبودھ لال ساقیؔ:

عہدِ حاضر کے مشہور شاعر سبودھ لال ساقیؔ بھوپال کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور شاعرانہ گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔اکیسویں صدی کے دومایاناز شاعر ڈاکٹر پرمود لال یکیاؔاور پروفیسر اشوکؔ لال آن کے سگے بھائی ہیں ،موصوف کا مجموعہ کلام ”نمک“(۲۰۱۶ء)میں شائع ہوا۔نمونہ کلام:

ہر عدالت میں تاریخ پڑتی رہتی ہے
عمر بھر مدعی ہی رہی زندگی

اپنی گمشدگی کی افواہیں میں پھیلاتا رہا
جو بھی خط آئے بنا کھولے میں لوٹاتا رہا

میرا چہرہ کھو گیا ہے چہروں کے اس بازار میں
جانے کیا کیا روپ میں دنیا کو دکھلاتا رہا

میں کرنے والا ہوں ہر خیر خواہ کو مایوس
ابھی میں جرم کا اقرار کرنے والا ہوں

کافر سکھا رہے ہیں عبادت کا سلسلہ
بھگوان کی یہ مورتی آئی ہے چین سے

جب بھی نشہ میرا ٹوٹ گیا
کوئی بت کوئی خدا ٹوٹ گیا

یہ بھی ہوا کہ فائلوں کے درمیاں ملیں
مجھ کو کہاں کہاں مری تنہائیاں ملیں

بیدارؔ بھوپالی:

اصل نام اقبال علی فاروقی اور تخلص بیدارؔ ہے۔ تاریخِ پیدائش ۱۹۳۴ء اور جائے پیدائش بدری محل ، چھاؤنی سیہور، بھوپال ہے موصوف کے تین شعری مجموعے ، پہلا ”گھروندے ریت کے“ (۱۹۹۹ء) دوسرا ”آئینہ دل“ (۲۰۱۰ء) اور تیسرا ”دھوپ اور سایہ“ (۲۰۱۷ء) منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ موصوف کو ان کی ادبی خدمات کے لئے کئی بڑے اداروں نے اعزازات سے بھی نوازا ہے جن میں ’کہکشاں ادب بھوپال“ ادبی تنظیم ہم قلم‘ اور ’خوشبو ایجوکیشنل سوسائٹی، بھوپال کا (آج کا شاعر) ’فکر و آگہی‘ (بدست گوپی چند نارنگ) ’استقبال ایوان ‘صدر

جمہوریہ (دہلی) وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے سبھی اصنافِ سخن پر طبع آزمائی کی ہے مگر آپ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ نمونہ کلام

خوف، بے چینی ،کسک، ہر لمحہ بڑھتا انتشار
آج کا انسان جیسے عرصۂ محشر میں ہے

مر کر بھی نہ جلنا تھا جن کو وہ زندہ جلائے جاتے ہیں
انسانوں کی لاشوں پر ہر سو کیوں جشن منائے جاتے ہیں

اب جہیز کی لعنت راستے میں حائل ہے
ورنہ اس طرح بوڑھی بچیاں نہیں ہوتیں

منصف ہو تو انصاف دکھا کیوں نہیں دیتے
مجرم کو جرائم کی سزا کیوں نہیں دیتے

شانتی دوت بنے پھرتے ہیں جو دنیا میں
سچ تو یہ ہے کہ وہی باعث شر ہوتے ہیں

کیا پوچھتے ہو روداد ستم، ہر دل ہے حزیں ہر آنکھ نم
بچوں کے شگفتہ جسم یہاں، نیزوں پہ سجائے جاتے ہیں

املاک پر جو وقف کے مختار ہو گئے
بس یہ سمجھ لو صاحب زردار ہو گئے

حاکم کی جی حضوری میں رہتے ہیں رات دن
صد حیف وہ ہی قوم کے معمار ہو گئے

یہ فضائے قتل و غارت کہو تم کہاں نہیں ہے
یہاں غم زدہ سبھی ہیں کوئی شادماں نہیں ہے

پروفیسر خالد محمود:

ذی علم شخصیت کے مالک پروفیسر خالد محمود صاحب کا تعلق مردم خیز سرزمیں سروجن (مدھیہ پردیش) سے ہے۔ آپ ولادت ۱۵/ جنوری ۱۹۴۸ء ہے۔ موصوف ایک صاحبِ طرز شاعر، پایہ کے ادیب اور محقق کی حیثیت سے بھی اردو ادب کی دنیا میں معروف و مقبول ہیں۔ آپ کی متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ادبی خدمات کے لئے کئی بڑے اداروں نے آپ کو اعزازات سے بھی سُرخرو کیا ہے۔ پروفیسر خالد محمود صاحب ایک عہد ساز شخصیت ہیں۔ بلخصوص شاعری کے حوالے سے گفتگو کروں تو آپ کے دو شعری مجموعے ”سمندر آشنا“(۱۹۸۲ء) ”چراغ حرا“(۲۰۰۱ء) شائع ہو چکے ہیں۔ نمونہ کلام

شاید کے مر گیا ہے میرے اندر کا آدمی
آنکھیں دکھا رہا ہے برا بر کا آدمی

سورج ستارے کوہ و سمندر فلک زمیں
سب ایک کر چکا ہے یہ گز بھر کا آدمی

تہذیبی اقدار سے مہکا بستہ پیچھے چھوٹ گیا
جانے کس وحشت میں گھر کا رشتہ پیچھے چھوٹ گیا

بچے میری انگلی تھامے دھیرے دھیرے چلتے تھے
پھر وہ آگے ڈور گئے میں تنہا پیچھے چھوٹ گیا

کتنی آسانیاں میسر ہیں
کتنا مشکل جہاں میں رہنا ہے

فکر ہر کس بقدر ہمت است
ہم کو ہندوستاں میں رہنا ہے

رخسار و چشم و لب گل و صبہا شفق حنا
دنیا ئے رنگ و بو میں تجارت لہو کی تھی

وفاؔصدیقی:

وفاؔصدیقی کا تعلق شہر بھوپال سے ہے۔ آپ نے مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے مگر بنیادی طور پر آپ غزل کے شاعر ہیں۔ آپ کے چارشعری مجموعے جن میں ”تار پیرہن“(۱۹۶۲ء)”نقشِ وفا“(۱۹۹۴ء)”سارے جہاں سے اچھا“(۱۹۹۹ء)”نقش تابندہ“(۲۰۲۱ء)شائع ہو چکے ہیں۔ نمونہ کلام

لٹ رہی ہیں عظمتیں ہر شہر میں ہر گاؤں میں
اس زوال آبرو پر کوئی شرمندہ نہیں

جرس ہے نے صدائے سارباں ہے

یہ کیسے بے حسوں کا کرواں ہے

منظر بھوپالی:

عہدِ حاضر کے ممتاز شاعر منظر بھوپالی کا نام کسی تعارف یہ تشریح کا محتاج نہیں۔ آج ہمارے ملک ہندوستان میں مستقل ہنگامہ آرائیوں، معاشرتی وسیاسی حالات میں تیز تر ہوتی تبدلیاں، معاشی فکر و تردّد تشد، نفرت ،پامال ہوتی اعلیٰ قدریں اور ، فرقہ واریت نے منظر بھوپالی کو بہت متاثر کیا ہے۔ان کی غزلوں کے متعدد اشعار اپنے عہد و معاشرے کے ترجمان قرار دیے جاسکتے ہیں۔منظر بھوپالی صاحب کے چھ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

۱۔یہ صدی ہماری ہے(۱۹۹۱ء)
۲۔لہو رنگ موسم(۱۹۹۴ء)
۳۔منظر ایک بلندی پر
۴۔اداس کیوں ہو
۵۔زندگی
۶۔لاوا(۲۰۰۱ء)

نمونہ کلام

ہمارے شہر میں انصاف ٗاندھا بھی ہے بہرہ بھی
کوئی سنتا نہیں جب سانحہَ آواز دیتا ہے

اُس کا لہجہ بول رہا ہے خون بہانا باقی ہے
اور ابھی تو شہروں شہروں آگ لگانا با قی ہے

ہے غضب صاحبِ کردار کہے جاتے ہیں
گھر جو توڑیں ٗوہی معمار کہیں جاتے ہیں

کبھی وہ روزی کبھی آشیانہ چھین لیتا ہے
جہاں ملتا ہے موقع 'آب و دانہ چھین لیتا ہے

نمائش کی بڑی عادت ہے اپنے رہنماؤں کو
مدد کرتے ہیں تھوڑی سی بہت احسان رکھتے ہیں

ہمارے شہر میں ہر روز ایک قیامت ہے
یہاں کسی کو کسی کی خبر نہیں معلوم

تن پر رہے لباس نہ روٹی ہو پیٹ میں
مہنگائی اِس طریقے سے کم کر رہے ہو تم

یہ اذیت بھی' ذلت بھی ہے' ہم پر یہ غم قیامت بھی ہے
جس زمیں کے لئے مر مٹے 'اس زمیں پر مہاجر ہیں ہم

بھوک 'مفلسی' غربت' خوف' نفرتیں' دہشت
اپنے عہد کی روحیں دوزخوں میں رہی ہیں

لگتا ہے اب خبر نہیں ہے انسانوں کی
دھرم سیاست میں بازار بہت ہے اب کہ

نایاب ہو گئی یہاں پیار کی مٹھاس
ہر اک زبان زہر سے نفرت سے بھر گئی

آج کی دنیا ہے جیسے حشر کا منظر ہے
صرف افرا تفری ہے٬صرف بد حواسی ہے

ہو گیا ہے اپنے پڑوسی کا پڑوسی دشمن
آدمیت بھی یہاں نذر فسادات ہوئی

ڈاکٹر کیلاس گروسوامیؔ:

اردو اور ہند جگت کے مقبول و معروف شاعر ڈاکٹر کیلاس گروسوامیؔ پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں۔ان کا تعلق سیہور (بھوپال) کے ایک معزز برہمن گھرانے سے ہے۔ڈاکٹر کیلاس گروسوامیؔ کو اردو زبان وادب کی محبت اور شاعری کا فطری ذوق وشوق وراثت میں ملی تھی۔خوش نصیبی سے معروف شاعر شمیمؔ جے پوری سے مشورہ سخن کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ کے دو شعری مجموعے شائع ”تنہا سفر“(۱۹۹۴ء) ”درد کی خوشبو“(۲۰۱۱ء) شائع ہو چکے ہیں۔موصوف نے اپنے احساسات و جذبات کے ساتھ زندگی کے نشیب و فراز کی کیفیتوں کی ترجمانی بڑے مفکرانہ انداز میں اپنی غزلوں میں کی ہے۔چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

زندگی کہنے کو کتنی قیمتی ہے
آدمی لیکن بہت سستا لگے

جستجو وہ بھی زندگی کے لئے
زندگی تو محض کھلونا ہے

وقت کٹتا نہیں یوں کہنے کو
زندگی دو گھڑی کا میلا ہے

ظلمتوں کی ضد میں انساں سسکیاں لیتا رہا
ورنہ یوں تو نام ہی کی زندگی باقی رہی

زندگی تجھ سے سمٹنا مری مجبوری ہے
اسی اجل سے بھی لپٹنا میری مجبوری ہے

واحدؔ انصاری برہانپوری:

طنز و مزاح کی شاعری کا مقبول نام واحدؔ انصاری برہانپوری ۔ آپ کی غزلوں کا مجموعہ ''عکسِ غم''(۲۰۲۰ء)میں شائع ہوا۔''عکسِ غم''کی غزلوں کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کی غزلوں میں زندگی کے تجربات و مشاہدات اور عہدِ حاضر میں انسانیت کے زوال کی عکاسی بڑے عمدہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

منافقت ہے دلوں میں زباں پر یاری ہے
ہر ایک شخص یہاں جھوٹ کا پجاری ہے

افسوس کر رہے ہیں جو انسانیت کا خون
چہرے پہ ان کی رنگِ ندامت نہیں ذرا

کون اچھا ہے برا کون ہے واعظ نہ بتا
لوگ تو ظرف سے پہچان لیے جاتے ہیں

اے زندگی بتا دے مجھے تونے کیا دیا
مٹی میں میرے خواب کو تونے ملا دیا

میں دور ہو گیا ہوں اپنوں سے اور بھی واحدؔ
دیئے وہ زخم یگانوں نے مجھ کو الفت میں

وقار انہی کی نگاہوں میں میرا کچھ بھی نہیں
لٹا میں جن کے لیے بارہا مروت میں

عہد حاضر میں سرزمین مدھیہ پردیش میں چند نامور شعراء جن میں راحتؔ اندوری صاحب، مظفر حنفی، ڈاکٹر بشیر بدرؔ، ظفر نسیمی، مقصود نشتری، اخترؔ سعید خاں، پیر محمد فیض خلیقیؔ، آدرش دوبے وغیرہ کا نام قابلِ ذکر ہے مگر افسوس مضمون کی طوالت کی وجہ سے ان کا جائزہ پیش نہیں کیا جاسکا۔

کتابیات

بنیادی ماخذ:

مصنف، نام کتاب، ناشر / بالع، سن اشاعت

قمرؔ گوالیر، کشش، مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی، بھوپال، ۲۰۱۳ء
حبیب انجم دیتیاوی، سوزِ دروں، نبوی آفسیٹ پریس، اندور، ۲۰۰۷ء
وفا صدیقی، نقش تابندہ، عبیدہ پبلیکیشن، بھوپال، ۲۰۲۱ء
شروت زیدی بھوپالی، کتابوں کا سفر، شائن پبلیشرز، بھوپال، ۲۰۲۳ء
بیدارؔ بھوپالی، آئینہ دل، بزم اقبال پبلیکیشنز، بھوپال، ۲۰۱۰ء
بیدارؔ بھوپالی، دھوپ اور سایہ، ایئر پرنٹرس، بھوپال، ۲۰۱۷ء

ڈاکٹر نفیس تقیؔ، خوشبو کے پر کھلے، فاس لیرز پرنٹنگ لیب، بھوپال، ۲۰۱۳ء
منظرؔ بھوپالی، لاوا، ۔۔۔، ۲۰۰۱ء
ڈاکٹر کیلاش گرو سوامیؔ، درد کی خوشبو، اسکائی لارک ہاؤس آف پبلیکیشنز، لکھنؤ، ۲۰۱۴ء
اُتل اجنبیؔ، بروقت، ضیاء الدین پریس، یو، پی، ۲۰۱۰ء
پرمود لال یکتاؔ، یوں ہے، بھارت آفسیٹ، دہلی، ۲۰۱۶ء
اشوک مزاجؔ، غزل نامہ، مرکز ادب۔ بھوپال، ۲۰۰۱ء
اشوک مزاجؔ، میں اشوک ہوں میں مزاج ہوں، شعری اکاڈمی، بھوپال، ۲۰۱۷ء
سبودھ لال ساقیؔ، نمک، عرشیہ پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۶ء
پروفیسر خالد محمود، شعر چراغ، ایچ۔ ایس۔ پرنٹنگ پریس، دہلی، ۲۰۰۱ء
واحدؔ انصاری برہانپوری، عکسِ غم، سویر پرنٹنگ پریس، برہانپور، ۲۰۲۰ء